تنقیدات
علیٰ
مطبوعات
مصنف
صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی
نعیمی کتب خانہ
مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تنقیدات

علیٰ

# مطبوعات

مُصنّف

اقتدار بدایونی۔ قادری

ملنے کا پتہ

نعیمی کُتب خانہ مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

تک دوسری کتبِ معتبرہ سے نہ ہو جائے۔ اس کی بات ماننے کے قابل نہیں ہوتیں اہلِ علم حضرات فرماتے ہیں چار حضرات کی باتیں قابلِ تحقیق ہیں اکثر غلط ثابت ہوتی ہیں (۱) شاہ ولی اللہ صاحب (۲) شاہ عبدالعزیز صاحب (۳) خواجہ حسن نظامی (۴) تفسیر روح البیان۔ یہ کبھی وہابیوں کی تائید میں کبھی شیعوں کی تائید میں کبھی اہلِ سنّت کے ساتھ۔ اس روایت میں سات غلطیاں ہیں۔ پہلی یہ کہ یہودی کہتا ہے کہ میرے ان تین سوالوں کا جواب صرف وہ جانتا ہے جو نبی ہو یا نبی کا وصی ہو۔ یہ قاعدہ قانون اُس نے کہاں سے لیا، دوم غلطی یہ کہ ان اپنے سوالوں کا جواب وہ خود جانتا تھا یا نہیں، اگر جانتا تھا تو کیا وہ نبی تھا یا وصیِ نبی تھا تو۔ لازماً وہ نہ نبی تھا نہ وصیِ نبی تو اس کا یہ قاعدہ تو یہیں ٹوٹ گیا اور اگر وہ اپنے سوالوں کے جواب نہ جانتا تھا تو وہ مولیٰ علی کے جواب کی تائید و تصدیق کیسے کر رہا ہے۔ کسی جواب کی تائید وہی کر سکتا ہے جو خود پہلے سے جواب جانتا ہے۔ نیز وہ اب تو مولیٰ علی سے جواب سن کر پڑھ کر تائید کر رہا ہے۔ اب سے پہلے وہ مسلمان کیوں نہ ہوا۔ تیسری غلطی۔ یہ جواب اتنے آسان ہیں کہ اگر آپ مجھ کو یہ روایت سنانے سے پہلے مجھے ہی یہ تینوں سوال کرتے تو میں بھی دوسرے دو سوالوں کا جواب تھوڑے سے غور کے بعد دے سکتا تھا۔ ہم دن رات لَا شَرِیْکَ لَہٗ، پڑھتے ہیں، اور کون مسلمان قرآن مجید کی آیت سے ناواقف ہے کہ اَنَّہٗ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ۔ صدیق اکبر کی تو بڑی شان ہے۔ عام مسلمان کا بھی عقیدہ ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں ظلم نہیں عدل و کرم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہاں عجز بھی نہیں ہے۔ چوتھی غلطی کہ جب یہودی نے پوچھا کہ وصیِ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کہاں ہے تو صحابہ نے

نہ کہ بیٹی، بہن۔ بہر کیف قرآنِ مجید نے صرف ازواجِ نبی علیہ السّلام کو ہی اہلبیت فرمایا ہے جس سے ثابت ہوا کہ اصل اہل بیت بیوی ہی ہے، پنجتن پاک کو خصوصی طور پر صرف حدیث مبارکہ نے اہل بیت فرمایا۔ اگر بیوی نہ ہو تو کوئی بھی اہل بیت نہیں بن سکتا۔ بیوی ہوگی تو اولاد ہوگی۔ ان بے تمیز لوگوں کی مت ماری گئی ہے کہ ازواج کو اہل بیت نہیں مانتے۔ قرآن و حدیث کے علاوہ فقہاءِ عظام بھی فرماتے ہیں کہ انبیاءِ کرام علیہم السلام و ملائکہ کے لیے بوجہ ان سب کی عصمتِ خداوادعلیہ السّلام، مخصوص ہے۔ اور یہ جملہ اہلِ بیت پنجتن پاک و ائمہ دوازدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے بولنا شیعوں رافضیوں کی نشانی ہے۔ رہا شاہ عبدالعزیز صاحب کا جواز لکھ دینا تو قرآن و حدیث اور فقہاءِ عظام کے مقابل ان بے چاروں کی حیثیت ہی کیا ہے۔ ان کا تو اپنا کوئی مضبوط نظریہ نہیں یہ تو کبھی وہابیوں کو خوش کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو کافر لکھتے ہیں (معاذ اللہ) اور کبھی شیعوں کو خوش کرنے کے لیے پنجتن پاک کو علیہ السّلام لکھنا و کہنا جائز مانتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں مسلک اہل سنّت والجماعت کے خلاف ہے سب جانتے ہیں کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو مومن نہ مانے وہ وہابی ہے اور جو پنجتن پاک یا بارہ ائمہ کو علیہ السّلام کہے وہ رافضی شیعہ ہے۔

**سوال ۲۴:-** کچھ بزرگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ کنارۂ دجلہ پر سیب کھا لینے پھر معاف کرانے اور اسی طرح سیب والے کی بیٹی سے نکاح کا واقعہ حضرت امام اعظم کے والد صاحب کا تھا، اور

نام کے ساتھ علیہ السّلام ۔ جیسے کہ رافضی شیعہ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں علیہ السّلام کے ناجائز ہونے کے حکم میں زندہ موجود حضرات اور فوت شدہ حضرات برابر ہیں۔ ثابت ہوا کہ اہلِ بیت کو علیہ السّلام کہنا اور لکھنا شیعہ رافضی لوگوں کی نشانی ہے، عبد الحق محدث دہلوی رحمہ نے بھی علیہ السّلام غیر نبی کے لیے کہنے کو حرام لکھا۔ اَشعت اللّمعات کی جلد اول ص۲۳۴ پر بزبانِ فارسی اور مرقات نے مکروہ تنزیہی لکھا شرح شفا جلد سوم نے ص۵۰۹ پر اور امام نووی نے شرح مسلم جلد اوّل ص۳۴۶ پر اور فتاوٰی شامی نے جلد پنجم ص۵۲۲ پر۔ اور مرقات جلد دوم ص۵ غرضیکہ تمام فُقہا علماءِ اہلِ سنّت نے اہلِ بیت کے لیے علیہ السّلام ناجائز اور شیعوں کی نشانی بتایا ہے نیز اس کا ثبوت نہ قرآن مجید کی آیت میں نہ احادیث کے فرمان میں مگر یہ مصنّف ہر جگہ علیہ السّلام لکھتا ہے اور ثبوت میں عبد العزیز محدث دہلوی کا نام لکھتا ہے حالانکہ عبد العزیز خود مشکوک شخصیت ہیں اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی امامِ اہلِ سنّت ہیں اُن کے فرمان کے مقابل عبد العزیز صاحب کی کوئی حیثیت نہیں ہے قرآن مجید فرماتا ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ ، مگر یہ مصنّف کہتا ہے علیہ السّلام تو گویا اللہ رسول سے مقابلہ کرتا ہے یہ حرکتِ ضالّہ صرف رافضی شیعہ ہی کر سکتا ہے اس لیے مجھے یقین ہے کہ یہ مصنّف تبرّائی شیعہ رافضی ہے کیونکہ صرف تفضیلی شیعہ بھی ایسا نہیں کرتے ۲ یہ مصنّف اکثر اپنے ہم مذہب رافضیوں کی کتب کا یا بالکل غیر معتبر غیر معروف نایاب کتب کا حوالہ دے کر اپنی کفریہ بدعقیدگی بچھاتا ہے اور یہ بھی رافضیت کی نشانی ہے چنانچہ اپنی کتاب کے جلد سوم کے

ص۱۲۷ پر کسی شبلی کی کتاب الشہید ص۱۰۹ کا حوالہ دے کر قرآن مجید اور اللہ تعالیٰ پر گستاخانہ کفریہ اعتراض کرتے ہوئے سورۃ ابولہب کا انکار کرتا ہے کہ یہ سورۃ ایذاء رسول کا باعث ہے۔ اور ملعون ابی لہب کی عزت و محبت کا دم بھرتا ہے۔ لکھتا ہے کہ ہمارے سلف صالحین نے سورۃ لہب پڑھنا چھوڑ دی تھی۔ تاکہ نبی کو ایذا نہ پہنچے، یعنی رب تعالیٰ نے یہ سورۃ اتار کر نبی کریم کو دکھ پہنچایا اور تمہارے سلف صالحین کو اللہ سے زیادہ نبی کا خیال تھا۔ نامعلوم وہ اس مصنف کے کون سے ابلیسی سلف صالحین تھے جنہوں نے یہ کفر کیا یا شبلی لکھتا ہے اَخرجہٗ ابن مندہ ابن ابی عاصم والطبرانی۔ یعنی یہ بات بیہقی طبرانی، ابن مندہ، ابن ابی عاصم نے بھی لکھی ہے حالانکہ ہم نے بیہقی میں یہ بات نہ پائی کہ تَبَّت یَدَا کی سورۃ سے نبی کو ایذا ہوتی ہے یا سلف صالحین نے اس سورت سے نفرت کر کے اس کو ترک کیا نہ یہ بات اور کفریہ عبارت کسی بھی مشہور و معتبر کُتبِ فقہ میں ہے نہ کُتبِ احادیث و تواریخ میں، یہ کفر فقط اس مصنّف اور اس کے ہم نوا شبلی نے کا ذبانہ بناوٹ کی ہے یہ مصنّف محبتِ اہلبیت میں دیوانہ ہو چکا ہے یہی وہ بدنصیب لوگ ہیں جن کے بارے میں خود مولیٰ علیؓ نے فرمایا یہ محبِّ مفرِط ہیں ان پر ہی جہنّم کی ہلاکت ہے (مشکوٰۃ ص۵۵۵) جلد سوم کی یہ عبارت مصنّف کے کفریہ رِفض کے لیے کافی ہے اس بات کو پڑھ کر جو اس کو اب بھی رافضی نہ سمجھے وہ خود رافضی ہے

۳ یہ مصنّف اپنی کتاب کے پہلے حصہ میں ص۶۶ پر لکھتا ہے کہ